

معارف نبوی

سيرة النبي

جاوید احمد غامدی

ترجمہ و تحقیق: محمد رفیع مفتی / محسن ممتاز

شق قمر کا واقعہ

— ۱ —

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: [فِي هَذِهِ الْآيَةِ ﴿إِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ
وَأَنشَقَّ الْقَمَرُ﴾] ^۲ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمِئَى إِذَا انْفَلَقَ الْقَمَرُ فِلَقَتَيْنِ، فَكَانَتْ فِلَقَةً وَرَاءَ الْجَبَلِ، وَفِلَقَةً
دُونَهُ، ^۳ [حَتَّى نَظَرُوا إِلَيْهِ] ^۴ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
«اشْهَدُوا».

[فَقَالَتْ قُرَيْشٌ: هَذَا سِحْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ قَالَ: فَقَالُوا: انْتَظِرُوا
مَا يَأْتِيكُمْ بِهِ السُّفَّارُ، فَإِنَّ مُحَمَّدًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْحَرَ النَّاسَ
كُلَّهُمْ] ^۱ [فَسَلُّوا السُّفَّارَ حِينَ يَفْدُمُونَ عَلَيْكُمْ، فَإِنْ كَانَ مِثْلُ مَا رَأَيْتُمْ
فَقَدْ صَدَقَ، وَإِلَّا فَهُوَ سِحْرٌ سَحَرَكُمُوهُ ابْنُ أَبِي كَبْشَةَ، فَقَدِمُوا السُّفَّارَ
فَسَأَلُوهُمْ قَالُوا: نَعَمْ قَدْ رَأَيْنَاهُ، قَدْ أَنشَقَّ الْقَمَرُ] ^۵ «.

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اُنھوں نے (قرآن کی) آیت 'اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ' کے بارے میں بات کرتے ہوئے بتایا: ایک روز، جب کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں موجود تھے تو کیا دیکھتے ہیں کہ چاند دو ٹکڑوں میں شق ہو گیا، ایک ٹکڑا پہاڑ کے پیچھے چھپ گیا اور ایک اُس کے آگے (دکھائی دیتا) تھا۔ (یہ منظر اتنا نمایاں تھا کہ) سب لوگوں نے اسے دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر ہم سے فرمایا: لوگو، (اس واقعے کے) گواہ رہنا۔

(مسلمان تو اس کے گواہ بنے، البتہ) کفارِ قریش نے (اپنے لوگوں سے) کہا: یہ تو ابن ابی کبشہ کا جادو ہے۔ راوی کہتا ہے: پھر اُنھوں نے کہا: انتظار کرو اور دیکھو، باہر سے آنے والے مسافر کیا خبر لاتے ہیں، اس لیے کہ محمد تمام انسانوں پر جادو نہیں کر سکتے۔ چنانچہ جب مسافر تمھارے پاس آئیں تو اُن سے پوچھنا: (کیا اُنھوں نے بھی یہ منظر دیکھا ہے)؟ اگر وہ بھی کہیں کہ اُنھوں نے تمھاری طرح دیکھا ہے تو پھر یہ حقیقت ہے، ورنہ یہ ایک جادو ہے، جو ابن ابی کبشہ نے تم پر کر دیا ہے۔ چنانچہ جب مسافر آئے تو لوگوں نے اُن سے پوچھا: اُنھوں نے بتایا: ہاں، یقیناً ہم نے بھی چاند کا یہ شق ہونا دیکھا تھا۔

۱۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیش آنے والے ایک واقعے کا ذکر ہے، جس کا حوالہ قرآن نے بھی دیا ہے اور اس سے عذاب اور قیامت کے وقوع پر استدلال کیا ہے۔ روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ ہجرت سے تقریباً پانچ سال پہلے پیش آیا۔ قمری مہینے کی چودھویں رات تھی۔ چاند تھوڑی دیر پہلے طلوع ہوا تھا۔ یکایک وہ شق ہوا اور اُس کا ایک ٹکڑا، جس طرح کہ روایت میں بیان ہوا ہے، سامنے کی پہاڑی کے ایک طرف اور دوسرا ٹکڑا دوسری طرف نظر آیا۔ ایک لمحے کے لیے لوگوں نے یہ کیفیت دیکھی اور پھر دونوں ٹکڑے باہم مل گئے۔

۲۔ ابن ابی کبشہ غالباً نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی آبا میں سے کسی کا نام تھا۔ اہل عرب کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ جب کسی کا ذکر حقارت سے کرنا مقصود ہوتا تو اُس کو اسی طرح اُس کے اپنے آبا کے بجائے کسی غیر معروف جد سے منسوب کر دیتے تھے۔

متن کے حواشی

۱۔ اس روایت کا متن اصلاً صحیح مسلم، رقم ۲۴۹۷ سے لیا گیا ہے۔ اس کے راوی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔

اس کے متابعات ان مصادر میں منقول ہیں:

مسند ابو داؤد طرابلسی، رقم ۲۹۳۔ کتاب الفتن، نعیم بن حماد، رقم ۱۶۸۳، ۱۶۸۶۔ مسند ابن ابی شیبہ، رقم ۲۲۵۔ مسند احمد، رقم ۳۵۸۳، ۳۹۲۴، ۴۲۷۰، ۴۳۶۰۔ صحیح بخاری، رقم ۳۶۳۶، ۳۸۶۹، ۳۸۷۱، ۳۸۶۴، ۴۸۶۵۔ صحیح مسلم، رقم ۷۲۵۰، ۷۲۵۱۔ سنن ترمذی، رقم ۳۲۸۵، ۳۲۸۷۔ مسند بزار، رقم ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۹۷۱۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۱۳۸۸، ۱۱۳۸۹۔ مسند ابویعلیٰ، رقم ۴۹۶۸، ۵۰۷۰، ۵۱۹۶۔ شرح مشکل الاختار، طحاوی، رقم ۶۹، ۶۹، ۷۰، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵

الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ یہ روایت تین صحابہ کرام: عبد اللہ ابن عباس، عبد اللہ ابن عمر اور جبیر بن مطعم رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی مروی ہے۔

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے شواہد درج ذیل مصادر میں دیکھے جاسکتے ہیں:

صحیح بخاری، رقم ۳۶۳۸، ۳۸۷۰، ۴۸۶۶۔ صحیح مسلم، رقم ۲۸۰۵۔ مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۷۰۴۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۳۴۷۰۔ مستدرک حاکم، رقم ۵۸۷۳۔ شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ، اللاکاٹی، رقم ۱۴۶۶۔ دلائل النبوة، بیہقی ۲/۲۶۷۔

عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے شواہد ان مراجع میں منقول ہیں:

مسند طرابلسی، رقم ۲۰۰۳۔ صحیح مسلم، رقم ۲۸۰۳۔ سنن ترمذی، رقم ۲۱۸۲۔ معجم ابن الاعرابی، رقم ۱۸۱۸۔
 صحیح ابن حبان، رقم ۶۳۹۶۔ دلائل النبوة، بیہقی ۲/۲۶۷۔

جسیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے اس کے شواہد ان کتابوں میں موجود ہیں۔

صحیح ابن حبان، رقم ۶۴۹۷۱۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۵۵۹، ۱۵۶۱۔ دلائل النبوة، بیہقی ۲/۲۶۸۔

شق قمر کی یہی روایت ان صحابہ کے علاوہ انس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ اُس میں قریش کی طرف سے نشانی کے مطالبے کے بعد اس واقعے کے پیش آنے کا ذکر ہے۔ چنانچہ اُسے دوسرے متن کے طور پر آگے بیان کیا جا رہا ہے۔

۲۔ القمر ۵۴: ۱۔

۳۔ مسند احمد، رقم ۴۲۷۰۔

۴۔ بعض روایات، مثلاً مسند احمد، رقم ۳۹۲۴ میں اس جگہ 'حَتَّى رَأَيْتُ الْجَبَلَ مِنْ بَيْنِ فُرُجَتِي الْقَمَرِ'، 'حتیٰ کہ میں نے چاند کے اُن دو ٹکڑوں کے درمیان پہاڑ کو دیکھا' کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔ اسی طرح بعض روایات، مثلاً سنن ترمذی، رقم ۳۲۸۹ میں اس جگہ 'حَتَّى صَارَ فِرْقَتَيْنِ عَلَى هَذَا الْجَبَلِ وَعَلَى هَذَا الْجَبَلِ'، 'یہاں تک کہ ایک ٹکڑا اس پہاڑ پر اور ایک اُس پہاڑ پر تھا' کے الفاظ آئے ہیں اور بعض روایات، مثلاً اخبار مکہ، فاکہی، رقم ۲۴۳۵ میں اس جگہ 'حَتَّى رَأَيْتُ حِرَاءَ بَيْنَ شِقَّتَيْهِ'، 'حتیٰ کہ میں نے دونوں ٹکڑوں کے درمیان حرا پہاڑ کو دیکھا' کے الفاظ منقول ہیں۔

۵۔ مسند احمد، رقم ۳۵۸۳۔

۶۔ دلائل النبوة، بیہقی ۲/۲۶۵۔

۷۔ شرح اصول اعتقاد اہل السنة والجماعة، اللاکاؤی، رقم ۱۴۶۰۔

۲

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: 'سَأَلَ أَهْلُ مَكَّةَ (رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً، [ف] انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' [فَأَرَاهُمْ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ]۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: مکہ والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ آپ انھیں کوئی بڑی نشانی دکھائیں، چنانچہ آپ کے زمانے ہی میں چاند پھٹا تو آپ

نے اُنھیں چاند کا یہ پھٹنا دکھایا۔^۲

۱۔ یعنی کوئی ایسی نشانی، جس سے وہ یقین کر سکیں کہ جس قیامت کی آپ منادی کر رہے ہیں، وہ فی الواقع زمین و آسمان کو درہم برہم کر دے سکتی ہے۔

۲۔ قرآن نے اس کو اسی حیثیت سے پیش کیا ہے۔ چنانچہ یہ کوئی معجزہ نہیں تھا، جو لوگوں کے مطالبے پر دکھایا گیا، بلکہ ایک غیر معمولی واقعہ تھا، جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اللہ تعالیٰ کی حکمت سے پیش آیا اور قرآن نے اس سے استدلال کرتے ہوئے اُنھیں توجہ دلائی کہ اس کائنات کی چیزوں میں سے کوئی چیز بھی، خواہ وہ کتنی بڑی ہو، ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے۔ یہ زمین و آسمان اور ان کی سب چیزیں اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع ہیں، لہذا متنبہ ہو جاؤ، وہ جب چاہے گا، ان کو درہم برہم کر کے رکھ دے گا۔

متن کے حواشی

۱۔ اس روایت کا متن صحیح بخاری، رقم ۴۸۶۷ سے لیا گیا ہے۔ اس کے راوی انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں۔

الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ اس کے متابعات ان مصادر میں منقول ہیں:

مسند طیارسی، رقم ۲۰۷۲۔ مسند احمد، رقم ۱۳۹۱۸، ۱۳۹۱۹، ۱۳۹۵۸۔ صحیح بخاری، رقم ۴۸۶۸۔ صحیح مسلم،

رقم ۲۸۰۲۔ مسند ابویعلیٰ، رقم ۲۹۲۹، ۲۹۳۰، ۳۱۴۱۔ شرح مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۷۰۸۔ شرح اصول اعتقاد

اہل السنۃ والجماعۃ، اللاکائی، رقم ۱۴۶۱۔ دلائل النبوة، بیہقی ۲/۲۶۴۔

اس روایت کا کوئی شاہد نہیں ہے۔

۲۔ مسند ابن ابی شیبہ، رقم ۲۲۵۔

۳۔ صحیح مسلم، رقم ۲۸۰۲۔

المصادر و المراجع

ابن أبي حاتم عبد الرحمن الرازي. (۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶م). العلل. ط ۱. تحقيق: فريق من الباحثين بإشراف وعناية

د/ سعد بن عبد الله الحميد و د/ خالد بن عبد الرحمن الجريسي. الرياض: مطابع الحميضي.

ابن أبي حاتم عبد الرحمن الحنظلي. (۱۲۷۱ھ/۱۹۵۲م). الجرح والتعديل. ط ۱. حيدر آباد الدکن.

- الهند: طبعة مجلس دائرة المعارف العثمانية. بيروت: دار إحياء التراث العربي.
- ابن أبي شيبة أبو بكر عبد الله بن محمد العبسي. (١٩٩٧م). **المسند**. ط ١. تحقيق: عادل بن يوسف العزازي وأحمد بن فريد المزيدي. الرياض: دار الوطن.
- ابن الأعرابي أحمد بن محمد. (١٤١٨هـ/١٩٩٧م). **معجم ابن الأعرابي**. ط ١. تحقيق وتخریج: عبد المحسن بن إبراهيم. السعودية: دار ابن الجوزي.
- ابن حبان محمد بن حبان. (١٤٢٠هـ/٢٠٠٠م). **المجروحين من المحدثين**. ط ١. تحقيق: حمدي بن عبد المجيد السلفي. دار السميعي.
- إبن حبان، محمد بن حبان البُستي. (١٤١٤هـ/١٩٩٣م). **صحيح ابن حبان**. ط ٢. تحقيق: شعيب الأرناؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة.
- ابن حجر أحمد بن علي العسقلاني. (١٤٠٦هـ/١٩٨٦م). **لسان الميزان**. ط ٣. تحقيق: دائرة المعارف النظامية الهند. بيروت: مؤسسة الأعلمي للمطبوعات.
- ابن حجر أحمد بن علي العسقلاني. (١٤١٧هـ/١٩٩٧م). **تحرير تقريب التهذيب**. ط ١. تأليف: الدكتور بشار عواد معروف، الشيخ شعيب الأرناؤوط. بيروت: لبنان. مؤسسة الرسالة للطباعة والنشر والتوزيع.
- ابن حجر أحمد بن علي العسقلاني. (١٤٠٣هـ/١٩٨٣م). **طبقات المدلسين**. ط ١. تحقيق: د. عاصم بن عبد الله القريوتي. عمان: مكتبة المنار.
- ابن حجر أحمد بن علي العسقلاني. (١٤٠٤هـ/١٩٨٤م). **النكت على كتاب ابن الصلاح**. ط ١. تحقيق: ربيع بن هادي المدخلي. المدينة المنورة، المملكة العربية السعودية: عمادة البحث العلمي بالجامعة الإسلامية.
- ابن حماد أبو عبد الله نعيم بن حماد. (١٤١٢هـ). **كتاب الفتن**. ط ١. تحقيق: سمير أمين الزهيري. مكتبة التوحيد: القاهرة.
- ابن رجب عبد الرحمن السلافي. (١٤٠٧هـ/١٩٨٧م). **شرح علل الترمذي**. ط ١. تحقيق: الدكتور همام عبد الرحيم سعيد. الأردن: مكتبة المنار (الزرقاء).
- ابن عدي عبد الله بن عدي الجرجاني. (١٤١٨هـ/١٩٩٧م). **الكامل في ضعفاء الرجال**. ط ١. تحقيق:

- عادل أحمد عبد الموجود، علي محمد معوض. بيروت: الكتب العلمية.
- ابن الكيال ابو البركات محمد بن احمد. (١٤٢٠هـ/١٩٩٩م). الكواكب النيرات. ط٢. تحقيق: عبد القيوم عبد رب النبي. مكة المكرمة: المكتبة الامدادية.
- ابن الميزد يوسف بن حسن الحنبلي. (١٤١٣هـ/١٩٩٢م). بحر الدم فيمن تكلم فيه الإمام أحمد بمدح أو ذم. ط١. تحقيق وتعليق: الدكتورة روحية عبد الرحمن السويفي. لبنان، بيروت: دار الكتب العلمية.
- ابن المديني علي بن عبد الله السعدي. (١٩٨٠م). العلل. ط٢. تحقيق: محمد مصطفى الأعظمي. بيروت: المكتب الإسلامي.
- ابن معين يحيى بن معين البغدادي. (١٣٩٩هـ/١٩٧٩م). تاريخ ابن معين. ط١. تحقيق: د. أحمد محمد نور سيف. مكة المكرمة: مركز البحث العلمي وإحياء التراث الإسلامي.
- أبو اسحاق الحويني. (١٤٣٣هـ/٢٠١٢م). نثر النبال بمعجم الرجال. ط١. جمعه ورتبه: أبو عمرو أحمد بن عطية الوكيل. مصر: دار ابن عباس.
- أبو داود سليمان بن الأشعث السجستاني. (١٤٠٣هـ/١٩٨٣م). سؤالات أبي عبيد الآجري أبا داود السجستاني في الجرح والتعديل. ط١. تحقيق: محمد علي قاسم العمري. المدينة المنورة: عمادة البحث العلمي بالجامعة الإسلامية.
- أبو نعيم أحمد بن عبد الله. (١٤٠٦هـ/١٩٨٦م). دلائل النبوة. ط٢. تحقيق: الدكتور محمد رواس قلعه جي، وعبد البر عباس. بيروت: دار النفائس.
- أبو يعلى أحمد بن علي. (١٤٠٤هـ/١٩٨٤م). مسند أبي يعلى. ط١. تحقيق: حسين سليم أسد. دمشق: دار المأمون للتراث.
- أحمد بن محمد بن حنبل. (١٤١٦هـ/١٩٩٥م). مسند أحمد. ط١. تحقيق: شعيب الأرناؤوط - عادل مرشد، وآخرون. إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. بيروت: مؤسسة الرسالة.
- أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني. (١٤٢٢هـ/٢٠٠١م). العلل و معرفة الرجال. ط٢. تحقيق و تخريج: د وصي الله بن محمد عباس. الرياض: دار الخاني فرقد فريد الخاني.
- أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني. (١٤٠٨هـ/١٩٨٨م). العلل و معرفة الرجال. ط١. تحقيق و تخريج: د وصي الله بن محمد عباس. بيروت: المكتب الإسلامي. الرياض: دار الخاني.

البخاري محمد بن إسماعيل الجعفي. (٢٠٠٩م). التاريخ الكبير. تحقيق: السيد هاشم الندوي. بيروت: دار الفكر.

البخاري محمد بن إسماعيل. (١٤٢٢هـ). الجامع الصحيح. ط١. تحقيق: زهير الناصر. بيروت: دار طوق النجاة.
البخاري محمد بن إسماعيل الجعفي. (١٣٩٧هـ/١٩٧٧م). التاريخ الأوسط. ط١. حلب. القاهرة: دار الوعي مكتبة دار التراث.

البنار أحمد بن عمرو. (٢٠٠٩م). مسند البنار. ط١. تحقيق: محفوظ الرحمن زين الله، وعادل بن سعد، وصبري عبد الخالق الشافعي. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

البيهقي أبو بكر أحمد بن الحسين. (١٤٠٨هـ/١٩٨٨م). دلائل النبوة. ط١. المحقق: د. عبد المعطي قلنجي. بيروت: دار الكتب العلمية، القاهرة: دار الريان للتراث.

الترمذي محمد بن عيسى. (١٣٩٥هـ/١٩٧٥م). سنن الترمذي. ط٢. تحقيق وتعليق: أحمد محمد شاكر (ج١، ٢) ومحمد فؤاد عبد الباقي (ج٣) وإبراهيم عطوة عوض المدرس في الأزهر الشريف (ج٤، ٥). مصر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي.

الحاكم محمد بن عبد الله المعروف بابن البيع. (١٤١١هـ/١٩٩٠م). المستدرک على الصحيحين. ط١. تحقيق: مصطفى عبد القادر عطاء. بيروت: دار الكتب العلمية.

خالد الرباط سيد عزت عيد. (١٤٣٠هـ/٢٠٠٩م). الجامع لعلوم الإمام أحمد (الأدب والزهد). ط١. مصر: دار الفلاح للبحث العلمي وتحقيق التراث.

الدارقطني علي بن عمر. (١٤٠٥هـ/١٩٨٥م). العلل الواردة في الأحاديث النبوية. ط١. تحقيق وتخریج: محفوظ الرحمن زين الله السلفي. الرياض. دار طيبة.

الذهبي محمد بن أحمد. (١٤١٣هـ/١٩٩٢م). الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة. ط١. تعليق: امام برهان الدين أبي الوفاء إبراهيم بن محمد. جدة: دار القبلة للثقافة الاسلامية، مؤسسة علوم القرآن.

الذهبي محمد بن أحمد. (١٣٨٧هـ/١٩٦٧م). ديوان الضعفاء والمتروكين. ط٢. تحقيق: حماد بن محمد الانصاري. مكة: مكتبة النهضة الحديثة.

سبط ابن العجمي برهان الدين الحلبي. (١٩٨٨م). الاغتياب بمن رمي من الرواة بالاختلاط. ط١.

- تحقيق: علاء الدين علي رضا. القاهرة: دار الحديث.
- سبط ابن العجمي برهان الدين الحلبي. (١٩٨٦م). التبيين لأسماء المدلسين. ط١. تحقيق: يحيى شفيق حسن. بيروت: دار الكتب العلمية.
- سبط ابن العجمي برهان الدين الحلبي. (١٤٠٧هـ/١٩٨٧م). الكشف الحثيث عن رمي بوضع الحديث. ط١. المحقق: صبحي السامرائي. بيروت: عالم الكتب، مكتبة النهضة العربية.
- الشاشي الهيثم بن كليب. (١٤١٠هـ). مسند الشاشي. ط١. تحقيق: محفوظ الرحمن زين الله. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.
- الصنعاني عبد الرزاق بن همام. (١٤١٠هـ). تفسير القرآن. ط١. تحقيق: د. مصطفى مسلم محمد. الرياض: مكتبة الرشد.
- الطبراني سليمان بن أحمد. (د.ت). المعجم الكبير. ط٢. تحقيق: حمدي بن عبد المجيد السلفي. القاهرة: مكتبة ابن تيمية.
- الطبراني أبو القاسم سليمان بن أحمد الشامي. (١٤٠٥هـ/١٩٨٤م). مسند الشاميين. ط١. تحقيق: حمدي بن عبد المجيد السلفي. بيروت: مؤسسة الرسالة.
- الطحاوي أحمد بن محمد. (١٤١٥هـ/١٩٩٤م). شرح مشكل الآثار. ط١. تحقيق: شعيب الأرناؤوط. دار النشر مؤسسة الرسالة.
- الطيالسي سليمان بن داود. (١٤١٩هـ/١٩٩٩م). مسند أبي داود الطيالسي. ط١. تحقيق: الدكتور محمد بن عبد المحسن التركي. مصر: دار هجر.
- العجلي أحمد بن عبد الله. (١٤٠٥هـ/١٩٨٥م). معرفة الثقات. ط١. تحقيق: عبد العليم عبد العظيم البستوي. المدينة المنورة: مكتبة الدار.
- الفاكهي أبو عبد الله محمد بن إسحاق المكي. (١٤١٤م). أخبار مكة في قديم الدهر وحديثه. ط٢. تحقيق: د. عبد الملك عبد الله دهيش. بيروت: دار خضر.
- الكشّي أبو محمد عبد الحميد. (١٤٠٨هـ/١٩٨٨م). المنتخب من مسند عبد بن حميد. ط١. تحقيق: صبحي البدري السامرائي، محمود محمد خليل الصعيدي. القاهرة: مكتبة السنة.
- اللالكائي أبو القاسم هبة الله بن الحسن الرازي. (١٤٢٣هـ/٢٠٠٣م). شرح أصول اعتقاد أهل السنة

- والجماعة. ط ٨. تحقيق: أحمد بن سعد بن حمدان الغامدي. الرياض: دار طيبة.
- مسلم بن الحجاج النيسابوري. (د.ت). **الجامع الصحيح**. د.ط. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار إحياء التراث العربي.
- مغلطاي علاء الدين بن قليج. (١٤٢٢هـ/٢٠٠١م). **إكمال تهذيب الكمال في أسماء الرجال**. ط ١. تحقيق: أبو عبد الرحمن عادل بن محمد، أبو محمد أسامة بن إبراهيم. القاهرة: الفاروق الحديثة للطباعة والنشر.
- النسائي أحمد بن شعيب. (١٤١١هـ/١٩٩١م). **السنن الكبرى**. ط ١. تحقيق: عبد الغفار سليمان البنداري، سيد كسروي حسن. بيروت: دار الكتب العلمية.

